بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

انٹرنیٹ اور جدید ذرائع مواصلات کے ذریعہ عقود ومعاملات

مولانا محمد ابوبکر قاسمی

اس مسئلہ کا تعلق اتحاد مجلس سے ہے، بلاشبہ جواز بیع کے لئے متعاقدین کے ایجاب وقبول کرتے وقت حضرات فقہاء کے یہاں اتحاد مجلس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، تاہم یہ بات اچھی طرح یاد رہے کہ عقود ومعاملات کے اندر اتحاد مجلس کے لئے حقیقی اتحاد کا ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اتحاد حکمی بھی کافی ہے، لہٰذا تحریر وکتابت اور پیغام رسانی میں چونکہ حکماً اتصال واتحاد پایا جاتا ہے، اس لئے خطوط وٹیلی فون کے ذریعہ خرید وفروخت کا معاملہ کرنا شرعاً درست ہے، چنانچہ الموسوعۃ الفقہیہ میں اتحاد مجلس کی اقسام کے ذیل میں مرقوم ہے۔

"و اتحاد المجلس فی العقود و غیرھا علی قسمین: حقیقی بان یکون القبول فی مجلس الایجاب، وحکمی اذا تفرق مجلس القبول عن مجلس الایجاب کما فی الکتابۃ والمراسلۃ فیتحدان حکما" (الموسوعۃ الفقھیہ ۱/۲۰۲)

عقود ومعاملات وغیرہ میں اتحاد مجلس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حقیقی، اور وہ یہ ہے کہ قبولیت مجلس عقد ہی میں ہو جائے۔

(۲) حکمی، اور وہ یہ ہے کہ قبولیت کی مجلس ایجاب کی مجلس سے مختلف ہو (جیسا کہ کتابت اور پیغام رسانی میں ایجاب وقبول کی مجلس حکماً متحد ہوتی ہے)۔

دراصل اتحاد مجلس کے مفہوم میں مجلس سے مراد بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ اس سے مختلف ہے، چنانچہ مکان کی تبدیلی اور فریقین کی باتوں سے واقفیت وآگاہی کے ساتھ اتحاد مجلس کا حصول ہوتا ہے:

"ولیس المراد بالمجلس موضع الجلوس بل ھو اعم من ذلک فقد یحصل اتحاد المجلس مع الوقوف ومع تغایر المکان والھیئۃ" (الموسوعۃ الفقھیہ ۱/۲۰۲)۔

☆......نبینی کہ چون گربہ عاجز شود ☆☆☆ برآرد بہ چنگال چشم پلنگ......☆

انٹرنیٹ کے ذریعہ خرید وفروخت کا شرعی حکم:

چونکہ جواز بیع کے لئے حکما اتحاد واتصال مجلس کافی ہے، اور ظاہر ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ متعاقدین میں حکما اتصال پایا جاتا ہے، لہٰذا اگر بیوع کی شرائط کا لحاظ کیا گیا ہو تو بلاشبہ انٹرنیٹ کے ذریعہ خرید وفروخت کا معاملہ شرعاً منعقد ونافذ ہو جائے گا، جیسا کہ کتابت و پیغام رسانی کے ذریعہ بیع وشراء کا معاملہ طے کرنا شرعاً جائز ہے:

"لان الکتاب کالخطاب فی حق الغائب والحاضر" (ھدایه ۶۸۹/۴، ۲/۳)

چنانچہ الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے:

"یصح التعاقد بالکتابة بین حاضرین او باللفظ من حاضر والکتابة من الآخر و کذلک ینعقد البیع اذا اوجب العاقد البیع بالکتابة الی غائب" (الموسوعة ۱۳/۹).

انٹرنیٹ کے ذریعہ انعقاد نکاح کی صورت:

بیع وشراء کی طرح انعقاد نکاح کے لئے بھی فریقین کا ایجاب وقبول کے وقت ایک مجلس میں رہنا ضروری نہیں ہے بلکہ اتحاد حکمی بھی کافی ہے، البتہ ایجاب وقبول کے وقت دو گواہوں کا موجود رہنا ضروری ہے، لہٰذا انٹرنیٹ کے ذریعہ نکاح کی صورت یہ ہوگی کہ فریقین میں سے ایک دوسرے کو نکاح کا وکیل بنادے، اور دوسرا شخص دو گواہوں کی موجودگی میں فریق اول کی طرف سے اپنے وکیل بالنکاح ہونے کی خبر دے کر نکاح سے اپنی رضامندی وقبولیت کا اظہار کردے، تو بلاشبہ نکاح منعقد ہو جائے گا جیسا کہ خط کے ذریعہ نکاح کی تقریباً یہی صورت ہوتی ہے، چنانچہ کتب فتاویٰ میں بذریعہ خط نکاح کا مسئلہ حسب ذیل طریقے سے مرقوم ہے۔

سوال: بذریعہ تحریر ڈاک نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح بذریعہ تحریر بھی ہوسکتا ہے، جبکہ اس تحریر پر اعتماد ہو، اور مکتوب الیہ مجلس شہود میں قبول کرلے، اور مضمون تحریر بھی ان کو سنادے۔

(فتاوی رشیدیہ مکمل، مطبوعہ گلستان کتاب گھر/ص ۴۶۵)۔

☆ اعلمه الرماية کل يوم...... فلما اشتد ساعده رمانی ☆

۱

الموسوعۃ الفقھیہ میں نکاح کے ایجاب وقبول کے لئے اتحادِ مجلس سے متعلق فقہاء کے مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے فقہاءِ احناف کا مذہب اور حنابلہ کا صحیح قول یہ لکھا ہے کہ اتحادِ مجلس حکمی کی صورت میں جس مجلس میں ایجاب کا علم ہو، اسی مجلس میں قبولیت شرط ہے،

اما مع اتحاد المجلس الحكمي فلا يختلف الامر عند الحنفية اشتراط القبول فى مجلس العلم وهو الصحيح عند الحنابلة"

(الموسوعة الفقهيه ۱/۲۰۸).

اور فقہاءِ شافعیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ نکاح نہ خط وکتاب کے ذریعہ منعقد ہوتا ہے اور نہ ہی شوہر کے مجلس سے غائب رہنے کی صورت میں ہوتا ہے،

"والصحيح عند الشافعية انه لا ينعقد النكاح بالكتابة وكذلك ان كان الزوج غائبا وبلغه الا يجاب من ولى الزوجة" (حواله سابق)

انٹرنیٹ کے ذریعہ خرید وفروخت کے سلبی پہلوؤں کا شرعی حکم:

انٹرنیٹ کے ذریعہ خرید وفروخت کا معاملہ طے کرتے وقت اگر کسی تیسرے کو اس کی اطلاع ہو جائے تو اس کے لئے ہرگز ہرگز اس تجارت سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر سابق متعاقدین میں خرید وفروخت کا معاملہ بھاؤ تاؤ کے بعد ختم ہو جائے اور ان کے مابین بیع کا معاملہ شرعی طریقے سے منعقد نہ ہو سکے اور خرید وفرخت کی بات بالکل منقطع ہو جائے تب تیسرا شخص اس سامان کو خرید سکتا ہے، اس سے قبل تیسرے شخص کا اس مبیع کو خریدنا شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ حدیث پاک میں دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے جبکہ متعاقدین مقدارِ ثمن پر متفق ہو چکے ہوں منع کیا گیا ہے:

"عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال لا يبيع بعضكم على بيع بعض،، (ابن ماجه، ابواب التجارات)

"وعن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال لا يبيع الرجل على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه" (ابن ماجه حديث: ۲۱۹۰، بخارى ومسلم)

ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ خرید وفروخت کی شرعی حیثیت:

جس طرح غائبانہ خط وکتابت کے ذریعہ یا قاصد بھیج کر یا بینک کے ذریعہ خرید وفروخت کا

معاملہ طے کیا جاتا ہے، اسی طرح ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ براہ راست بھی شرائط بیع کو ملحوظ رکھ کر خرید و فروخت کا معاملہ طے کرنے سے بیع کا انعقاد ہو جائے گا، اور اس مسئلہ کی واضح نظیر بیع بالکتابۃ والرسالہ کا مسئلہ ہے، البتہ خرید وفروخت کے لئے اس ذریعہ کو اپنانا کراہت وتعاون علی الاثم سے خالی نہیں ہے، کیونکہ ایسی صورت میں فلم بینی کے مرحلہ سے گذرنا ہوگا جس کے سبب حضرات فقہاء نے ویڈیو، وی سی آر، ٹیلی ویژن دیکھنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ (نوٹ: یہ نکتہ نظر ایک مخصوص طبقہ کا ہے جبکہ اہل سنت کے دیگر طبقات مطلقاً ویڈیو، وی سی آر، ٹی وی دیکھنے کو اب ممنوع قرار نہیں دیتے وہ صرف ایسے پروگرامز کو ممنوع قرار دیتے ہیں جو فی نفسہ برے ہوں...... مدیر)

ٹیلی فون کے ذریعہ خرید وفروخت کا شرعی حکم:

ٹیلی فون کے ذریعہ بھی خرید وفروخت کے معاملہ کو طے کرنا جائز ہے، جس طرح کتابت و رسالت یا وکالت کے ذریعہ خرید وفروخت کو انجام دینا جائز ہے، بلکہ یہ خرید وفروخت کا نہایت سہل ذریعہ ہے، بشرطیکہ فریقین امانت داری کا ثبوت دیں اور اعتماد کو بحال رکھیں، البتہ شرائط بیع کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا جس کی تفصیل جواب (۲) کے تحت گذر چکی ہے،

"یشترط لانعقاد العقد ان یکون الایجاب والقبول فی مجلس واحد...... ویختلف مجلس العقد باختلاف حالۃ المتعاقدین...... فمجلس العقد فی حالۃ حضور العاقدین غیر مجلس العقد فی حال غیابهما" (الموسوعۃ الفقهیہ ۲۱۵/۳۰، بحث العقد، وفیہ ایضا سماع المتعاقدین کلا مهما شرط انعقاد البیع بالاجماع).

ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح کا شرعی حکم:

انعقاد نکاح کے لئے ضروری ہے کہ نکاح کا ایجاب وقبول مجلس عقد میں دو گواہوں کی موجودگی میں ہو اور دونوں گواہ بیک وقت متعاقدین کے ایجاب وقبول کو سنیں، اور ٹیلی فون پر یہ بات ممکن نہیں ہے، اس لئے ٹیلی فون پر شرعاً نکاح منعقد نہ ہوگا، البتہ ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح کا وکیل بنایا جا سکتا ہے، جس کی صورت یہ ہوگی کہ ایک فریق دوسرے کو اپنے سے نکاح کر لینے کا وکیل بنا دے، اور وکیل دو گواہوں کی

موجودگی میں اپنے وکیل بالنکاح ہونے کی خبر دے کر نکاح کی قبولیت کا اظہار کردے (ملاحظہ ہو: آپ کے مسائل اوران کا حل ۵/ ۴۰، ۴۱) خط وکتابت کے ذریعہ نکاح کے لئے یہی صورت اختیار کی جاتی ہے، لہٰذا اس مسئلہ کی بے غبار نظیر بالکتابۃ والرسالۃ ہے۔

ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح کے منعقد ہونے نہ ہونے کے سلسلہ میں درج ذیل سوال وجواب وافی وکافی ہے۔ایک عالم دین سے سوال کیا گیا کہ...... ٹیلی فون پر نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟ میرا بھائی امریکہ میں ہے اور اس جگہ شادی کی بات چل رہی تھی تو لڑکی والوں نے اچانک جلدی کرنا شروع کردی، لڑکا اتنی جلدی آ نہیں سکتا تھا، اس لئے فوری طور پر ٹیلی فون پر نکاح کرنا پڑا، ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے، بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ نکاح نہیں ہوا۔

جواب: نکاح کے لئے ضروری ہے کہ ایجاب وقبول مجلس عقد میں گواہوں کے سامنے ہو، اور ٹیلی فون پر یہ بات ممکن نہیں ہے، اس لئے ٹیلی فون پر نکاح نہیں ہوتا اور اگر ایسی ضرورت ہو تو ٹیلی فون پر یا خط کے ذریعہ لڑکا اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنادے اور وہ وکیل لڑکی کی طرف سے ایجاب وقبول کرلے، چونکہ آپ کی تحریر کردہ صورت میں نکاح نہیں ہوا، اس لئے اب رخصتی سے پہلے ایجاب وقبول گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کرالیا جائے۔ (بحوالہ آپ کے مسائل اوران کا حل ۵/ ۴۰، ۴۱)۔

"ان العقد کما یصح انعقادہ بین الحاضرین بالایجاب والقبول بالعبارۃ کذلک یصح بین الغائبین بالکتابۃ او ارسال رسول او نحوھما" (الموسوعۃ الفقھیہ ۳۰/ ۲۱۷) وفیہ ایضا والظاھر من نصوص الفقھاء ان مجلس العقد فی حالۃ غیاب العاقدین ھو مجلس قبول من وجہ لہ الکتاب او ارسل الیہ الرسول" (المراجع السابق).

سہ ماہی مجلہ بحث ونظر کے شمارہ ۲۴ میں حضرت مفتی جنید عالم صاحب قاسمی مفتی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کا ٹیلی فون پر نکاح کی بابت ایک فتوی شائع ہوا ہے، ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

سوال: زید سعودیہ عربیہ میں رہتا ہے، اور زینب انڈیا میں رہتی ہے، زید زینب سے بذریعہ ٹیلی فون شادی کرنا چاہتا ہے، تو ازروئے شرع یہ نکاح منعقد ہوگا یا نہیں، مدلل ومفصل تحریر فرما کر مطمئن فرمائیں۔

جواب: نکاح کے منجملہ شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول کی مجلس متحد ہو، اور دوسری

شرط یہ ہے کہ گواہان نے ایجاب وقبول کے الفاظ کو بیک وقت سنا ہو، اور ٹیلی فون پر نکاح کرنے کی صورت میں نہ تو ایجاب وقبول کی مجلس ایک رہے گی اور نہ گواہان ایجاب وقبول کے الفاظ کو صحیح طریقے سے بیک وقت سن پائیں گے، لہٰذا ٹیلی فون پر نکاح شرعاً صحیح ومنعقد نہ ہوگا، البتہ ٹیلی فون پر نکاح صحیح ہونے کی ایک صورت یہ ہے کہ ٹیلی فون کے ذریعہ کسی کو نکاح کا وکیل بنا دیا جائے اور وہ وکیل دو گواہوں کی موجودگی میں اس سے نکاح کردے، مثلاً زید ٹیلی فون پر حامد سے یہ کہے کہ میں نے تمہیں وکیل بنایا، تم میرا نکاح فاطمہ سے کرادے، تو ایسی صورت میں شرعاً نکاح منعقد ہوجائے گا، یا زید خود فاطمہ کو یا فاطمہ زید کو اپنے سے نکاح کا وکیل بنادے، اور وہ دو گواہوں کی موجودگی میں یہ کہے کہ فلاں نے کو اپنے سے نکاح کا وکیل بنایا ہے تم دونوں گواہ رہو، میں نے اپنا نکاح فلاں سے کیا، تو اس طرح بھی نکاح شرعاً صحیح ومنعقد ہوجائے گا، بشرطیکہ گواہ فلاں کو جانتے ہوں۔ (سہ ماہی بحث ونظر، جلد ۶، شمارہ ۲۴، ص ۱۱۰، ۱۱۱)۔

"منها ان يكون الايجاب والقبول في مجلس واحد حتى لو اختلف المجلس بان كانا حاضرين فاوجب احدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول او اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد" (فتاوى هنديه ۱/۲۶۹).

آگے حضرت مفتی جنید عالم صاحب نے خط کے ذریعہ نکاح کے منعقد ہونے کی صورت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: "خط کے ذریعہ کے بھی نکاح ہوجاتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ ایک جانب سے تحریر اور دوسری جانب سے زبانی قبول ہو، مثلاً زید نے ہندہ کو خط لکھا کہ میں نے تم سے اتنے مہر پر نکاح کیا اور ہندہ کو جب تحریر ملی تو اس نے دو گواہوں کو بلایا اور خط کے الفاظ گواہوں کو سنایا اور پھر کہا کہ آپ لوگ گواہ رہیں میں نے قبول کیا، تو شرعاً نکاح منعقد ہوجائے گا، اور اگر دونوں جانب سے تحریر ہی ہو تو شرعاً نکاح منعقد نہ ہوگا، مثلاً زید نے ہندہ کو لکھا کہ میں نے تم سے نکاح کیا اور ہندہ نے بھی خط میں لکھا کہ میں نے قبول کیا، یا یہ کہ ہندہ نے زبانی قبول کیا لیکن گواہوں کو زید کی تحریر نہ سنائی تو شرعاً نکاح منعقد نہ ہوگا۔

(قوله فتح) قال ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب و صورته ان يكتب اليها يخطبها فاذا طغها الكتاب احضرت الشهود و قرائته عليهم وقالت زوجت نفسي منه او تقول ان فلا كتب الي يخطبني فاشهدوا اني زوجت نفسي منه امالم تقل

یحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح" (بحث ونظر، جلد۶، شمارہ۲۴، ص،۱۱۱)۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح کی صورت یہی ہے کہ ایک فریق دوسرے کو نکاح کا وکیل بنادے اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح سے رضامندی کا اظہار کردے، یا کسی تیسرے شخص کو زوجین نکاح کا وکیل بنادیں اور وہ شخص دو گواہوں کی موجودگی میں زوجین کا باہم نکاح کردیں تو شرعاً نکاح منعقد ہوجائے گا۔

(نوٹ: انٹرنیٹ اور فون پر نکاح ودیگر امور، عقود بیع وشراء پر مدلل گفتگو کی گئی ہے۔ مجلس ادارت مجلہ فقہ اسلامی اہل علم کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اس موضوع پر موافقت یا مخالفت میں دلائل کے ساتھ بحث کرنا چاہیں تو ان کی مدلل تحریروں کو مجلس ادارت خوش آمدید کہے گی اور بخوشی شائع کرے گی)

نوٹ: فقہ اسلامی کے سال ۲۰۱۰، ۲۰۱۱ اور ۲۰۱۲ء کے شمارے جلد نمبر ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ محدود تعداد میں مجلد دستیاب ہیں۔ صرف مکتبات/ لائبریریز/مدارس اور تعلیمی اداروں کیلئے جاری کئے جاسکتے ہیں۔ قیمت فی جلد صرف پانچ سو روپے علاوہ ڈاک خرچ۔

﴿برائے رابطہ﴾

حافظ عبدالرحمٰن ثانی خطیب ہاؤس، پی ۹۸ پنجاب ٹاؤن،

ملیر ہالٹ کراچی......فون 0312-2090807

اسکولوں اور دینی مدارس کے طلباء وطالبات کے لئے!

مختصر نصابِ سیرت سوالاً جواباً

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ان العصا من العصیة خشت اول چون نهد معمار کج......تا ثریا می رود دیوار کج